سیاسی مضبوطی کیلئے
عورت کی قیادت کو وسعت دیجیے

عورتوں کی سیاست میں شرکت
مضبوط جمہوریّت کی بنیاد

Published by:
Blue Veins

P.O.Box 156 GPO Peshawar Cantt
25000 (N.W.F.P) Pakistan.
E-mail: blueveins@brain.net.pk

سیاسی تحریکیں اور خواتین

عورتیں پاکستان کی آبادی کا تقریباً نصف حصہ ہیں لیکن تمام سیاسی سطحوں پر ان کی نمائندگی بہت کم ہے۔ اس کے نتیجہ میں ملک کے قانون اور منصوبوں میں عورتوں کے سوچ کی عکاسی نہیں ہوتی۔ حتٰی کہ وہ قانون اور پالیسیاں جن کا عورتوں کی زندگیوں سے گہرا تعلق ہے ان کے بنانے میں بھی شامل نہیں کیا جاتا۔ اسی لیے بہت سے قانون عورتوں اور مردوں کے درمیان امتیاز برتتے ہیں اور حکومت بہت سارے منصوبوں میں عورتوں کو نظرانداز کر دیتی ہے۔

پاکستان میں سیاسی تحریکوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کو اکثر مختلف سیاسی تحریکوں میں وقتی ضرورت کے تحت لایا جاتا رہا اور جونہی یہ ضرورت پوری ہوئی تو ان کو دوبارہ چادر اور چاردیواری کا پابند کر دیا گیا چاہے یہ تحریک خلافت، تحریک پاکستان، تحریک نظام مصطفیٰ یا 1977 کی ایم۔آر۔ڈی کی تحریک ہو۔ مذہبی اور غیر مذہبی دونوں جماعتوں کا رویہ ایک جیسا نظر آتا ہے عورتوں کو کبھی سیاسی قلابازیوں اور کبھی مذہبی تاویلوں سے سیاست سے باہر رکھا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبی اور غیر مذہبی دونوں جماعتیں عورتوں کو ووٹ اکھٹا کرنے اور دینے کی حد تک مجبور کرتی ہیں۔ اور جہاں ان کا داؤ چلتا ہے وہاں دونوں مذہبی اور سیکولر جماعتیں عورتوں کو ووٹ ڈالنے اور بطور امیدوار کھڑا ہونے سے روک دیتی ہیں۔

یہ بات قابل افسوس ہے کہ عورتوں نے اس عمل کو دیکھنے والی آنکھ بند اور لبوں کو خاموش کر دیا ہے۔ ان کے سوچنے والے ذہن ماؤف ہیں اور صرف کان سنتے ہیں تاکہ جھوٹے وعدے دور تک اور دیر تک سنے جاسکیں۔ پدرسری نظام میں سیاسی نظام کے ان تضادات، دوغلے پن اور سیاسی داؤ پیچ کو سمجھنا آج کی عورت کے لئے بہت ضروری ہے۔ وہ تب ہی ایسے اقدامات اٹھاسکیں گی جس سے خواتین بحثیت صنف برابری حاصل کرسکیں۔ آنے والے الیکشن اس حوالے سے خواتین کو ایک سنہرا موقع فراہم کریں گے کہ وہ اس میں اپنی شرکت کو بھرپور بناسکیں۔ یہ ایک بڑا چیلنج ہے اور ہم سب کو اس کے بارے میں مل کر سوچنا ہوگا۔

انتخابات روز روز نہیں ہوتے اور پاکستان میں تو ان کی کوئی ضمانت ہی نہیں۔ لہٰذا عورتوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ ان کی حکمتِ عملی کیا ہونی چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ خواتین اسمبلیوں میں موجود ہوں۔

اپنے حقوق کی جنگ

سرکاری سطح پر بہت کم کوششیں کی گئی ہیں کہ عورتوں میں ایسی صلاحیتیں پیدا کی جائیں جس سے وہ مل جل کر کام کریں۔ مقامی سطح کے سیاسی اداروں میں فعال کردار ادا کر سکیں اور وقت کے ساتھ ساتھ قومی سیاست میں حصہ لے سکیں۔ جب تک عورتیں آگے بڑھ کر ملک کے سیاسی عمل میں حصہ نہیں لیں گی اور ہر سیاسی سطح پر ان کی نمائندگی نہیں ہوگی اس وقت تک انہیں اسی طرح نظر انداز کیا جاتا رہے گا اور ان کے خلاف امتیاز بھی برقرار رہے گا۔ پاکستان کی عورت آج بھی بے بس اور مجبور ہے اور اس کی بنیادی وجہ ہمارا سماجی نظام ہے جو خواتین کو کسی بھی صورت میں برابری کا درجہ دینے کو تیار نہیں۔ عورتوں میں اس بات کا ادراک ضروری ہے کہ موجودہ نظام کو بدلنے کے لئے بنیادی طور پر خواتین از خود اپنے اندر یہ عظم اور حوصلہ پیدا کریں کہ انہیں موجودہ فرسودہ سوچ اور نظام کو بدلنا ہے کیونکہ جب تک خواتین اس سوچ سے لیس نہیں ہوں گی اس وقت تک ان کی بے بسی، بیچارگی و مجبوری کا مداوا ممکن نہیں۔

یہ بات قابل افسوس ہے کہ سیاسی دھارے میں شامل خواتین کی بڑی اکثریت کو صرف آرائش، سجاوٹ اور دکھاوے کی روشن خیالی کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ خواتین کی اس بے بسی اور اضطراب کو سیاسی قوت میں بدلنے کے لیے فی الحال کوئی بھی سنجیدہ کوشش ہوتی نظر نہیں آ رہی۔ سیاسی جماعتیں جن کی قیادت رجت پسند جاگیرداروں یا ان جیسی سوچ کے حامل قائدین کے ہاتھ میں ہے، ان سے اس سلسلے میں کسی مثبت اقدام کی امید رکھنا بیکار ہے۔ ان حالات میں منفی سیاست میں تبدیلی کے لئے خواتین کو ہی یہ اہم ذمہ داری لینی ہوگی کہ وہ اس فرسودہ نظام کو بدلنے کے لئے شانہ بشانہ آگے بڑھیں۔

سیاسی طاقت، مثبت علامت

پاکستان اور دنیا بھر کے تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات اخذ کی جاسکتی ہے کہ سیاسی قوت حاصل کیے بغیر تبدیلی لانا ممکن نہیں۔ طاقت حاصل کرنا یعنی سیاست کرنا ایک اچھی بات ہے۔ خواتین کو بالخصوص ایسے پروپیگنڈہ سے بچنا چاہئے جس میں سیاست کو ایک ناپسندیدہ چیز قرار دیا جاتا ہے۔ تمام خواتین کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ پاکستان

میں مرد قیادت نے آج تک کس بے رحمی سے سیاسی طاقت کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ خواتین کو سیاسی قوت کے بہترین استعمال کی بہترین مثالیں پیدا کرنی چاہئیں کیونکہ طاقت کے ناجائز استعمال کو روکنے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی طریقہ اور قوت موجود نہیں۔ خواتین کو ہر سطح پر فیصلہ سازی میں برابر کی ذمہ داری آگے بڑھ کر قبول کرنا ہوگی۔ یاد رہے سیاسی طاقت تبدیلی کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے کا راستہ دیتی ہے اس لئے ہمیں منفی اور انسانی حقوق کے مفاد میں فیصلہ سازی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

سیاسی داؤ پیچ

پاکستان میں سیاست، عوام اور بالخصوص خواتین کے لئے ایک گالی بنا دی گئی ہے جبکہ چند مفاد پرست جاگیردار اور مذہب کے ٹھیکیدار مردوں نے اس پر قبضہ کیا ہوا ہے ان کا مقصد محض اقتدار حاصل کرنا ہے حالانکہ سیاست تو سماج اور معیشت کو ترقی دینے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس کے لئے لازم ہے کہ سیاست کرنے کے اصول وضوابط اور ضابطہ اخلاق طے کیے جائیں۔ خواتین کو سیاست کے میدان میں ان کی آبادی کے تناسب سے شریک ہونے کا موقع فراہم کیا جائے مگر اس خاردار میدان کو ہموار کرنے کے لئے خواتین کو موجودہ سیاست، اس کے تمام گھناؤنے پہلوؤں اور تکنیکی چالاکیوں پر نظر رکھنی ہوگی اور مثبت سیاست جو عوام کی ضرورتوں اور خواہشوں کی غماز ہو اسے متعارف کروانے کے لئے متحرک ہونا ہوگا۔

سیاسی پارٹیاں اور خواتین

پاکستان میں کچھ سیاسی پارٹیوں نے خواتین ونگ تشکیل دیئے ہیں مگر یہ کسی بھی طرح خواتین ممبران کی رائے کو پالیسی کا حصہ بنانے کے لئے تیار نہیں۔ اپنے گروپ یا صنف کے لئے جگہ بنانا ایک جمہوری عمل ہے اس لئے تمام خواتین مل کر یہ مطالبہ کریں کہ پارٹی کے پالیسی ساز شعبوں میں خواتین کو برابری کی سطح پر نمائندگی دی جائے۔

- خواتین کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ اپنی اپنی پارٹیوں میں ہر سطح پر موجود خواتین کی فہرستیں تیار کریں۔
- ان فہرستوں کا تجزیہ آئین کی روشنی میں کریں اور اگر اس کے مطابق خواتین کو نمائندگی نہیں دی گئی تو اس کے

حصول کے ساتھ ساتھ پارٹی کے آئین میں تبدیلی کے لئے کوشش کریں۔

- عموماً مرد ہی جماعتوں کے انفارمیشن سیکرٹری ہوتے ہیں، کوشش کریں کہ یہ کام اہل خواتین کے سپرد کیا جائے۔ اس کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ میڈیا کے ذریعے خواتین کو عوام کے سامنے آنے کا موقع ملے گا جس سے معاشرے میں خواتین کے بارے میں تعصّبات کم ہوتے چلے جائیں گے۔
- اس سے خواتین میں سیاسی جماعتوں میں شمولیت کا رجحان بھی جنم لے گا۔
- اگر کسی سطح پر پارٹی میں پہلے سے بہت مرد ہیں تو پھر اس سطح کے لئے عورت کے مقابلے میں ایک بھی مرد کو قبول مت کریں۔

دوسری جہت۔۔۔ مردانہ تعصّب کے خلاف جنگ

یہ بات از حد قابل افسوس ہے کہ خواتین قومی وصوبائی حکومتوں اور مقامی کونسلوں میں موجودگی کے باوجود خود کو بے بس سمجھتی رہی ہیں اور کسی بھی بڑے مسئلے پر مشترکہ آواز اٹھانے میں ناکام ہیں۔ اس کی وجوہات بہت سی ہوسکتی ہیں مگر ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان کو ہر سطح پر بے اختیار کردیا گیا ہے یا ان کو کسی عہدے وغیرہ سے نواز کر اسی بدعنوان ڈھانچے کا حصہ بنانے کی مذموم کوششیں ہو رہی ہیں۔ سیاسی خواتین کو جن تنگ نظر مردانہ رویوں کا سامنا ہے ان رویوں اور طور طریقوں کو سمجھے بغیر خواتین بحیثیت مجموعی اپنی صنفی شناخت نہیں بنا پائیں گی۔ مردانہ صنفی تعصب پنج سری شیطان کی طرح پانچ شیطانی رویوں کا حاصل ہوتا ہے۔ اس تعصب کے شعور کے لیے اسے سمجھنا بہت ضروری ہے۔ مرد سیاستدان ارادی یا غیر ارادی طور پر ہر عہدہ پر مسلط رہنے کی کوشش میں رہتے ہیں اور نتیجتاً جان بوجھ کر خواتین کو پردے میں رہنے پر مجبور کرتے رہتے ہیں اس کے لئے مرد عموماً پانچ شیطانی طریقے استعمال کرتے ہیں جو یہ ہیں:

۱) خواتین کا تمسخر اڑانا اور انہیں کمتر کرنے کی کوشش کرنا۔

۲) خواتین تک معلومات نہ پہنچنے دینا۔

۳) نمایاں نہ ہونے دینا۔

۴) خواتین کو دوہری سزا دینا۔

۵) شرم وحیا کے تصور کا غلط فائدہ اٹھا کر خواتین کو محدود کرنا۔

آیئے اس پنج سری شیطان کو تھوڑی تفصیل سے دیکھیں اور اس سے نمٹنے کے اصول سیکھیں۔

1:۔ خواتین کا تمسخر اڑانا:

ایسے بیانات اور رویّوں کو موقع پر ہی رد کریں اور جن میں خواتین کا تمسخر اڑایا گیا ہو اس پر ناراضگی کا اظہار کریں۔

ایسے لطیفے جو خواتین کو حقیر بنا کر پیش کرتے ہوں ان سے لطف اندوز ہونے کی بجائے ان کو رد کریں۔

ایسے موقع پر لطیفہ سنانے اور بات کرنے والے مرد کی طرف مت دیکھیں اور اس کی بات پر توجہ ہی نہ دیں۔

2:۔ خواتین تک معلومات نہ پہنچنے دینا:

آج کے زمانے میں معلومات تک رسائی حاصل نہ ہونے دینا ایک برائی سمجھی جانے لگی ہے۔ یہ بدیانتی ہی کی ایک قسم ہے۔ معلومات نہ ملنے کا مطلب لوگوں کو اندھیرے میں رکھنے کے مترادف ہے۔ خواتین کو بھی اپنے طور پر کوشش کرتے رہنا چاہیے کہ معلومات تک ان کی رسائی ہو۔

3:۔ خواتین کو نمایاں نہ ہونے دینا:

اسکی ابتدا عام طور پر اس وقت ہوتی ہے جب کوئی خاتون بات کرنا چاہتی ہے تو اس پر توجہ نہیں دی جاتی۔ مرد اپنے کاغذات کو دیکھنا شروع کر دیتے ہیں یا وہ کسی اور مرد سے بات کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

خواتین کے ایشوز اور مسائل سے چونکہ مرد نابلد ہیں اس لئے یہ لازم ہے کہ خواتین زوردار اور مدلل طریقہ سے اپنا نقطہ نظر پیش کرنے میں مہارت حاصل کریں۔

کسی خاتون کو حقیر بنانے کا سب سے بڑا ہتھیار اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ اس کی بات پر توجہ نہ دی جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ میٹنگ میں بات کرتے ہوئے آپ اس طرح سے بات کریں کہ سب کو احساس ہو کہ آپ اس مذموم ہتھکنڈے سے واقف ہیں اور اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ باقی خواتین بھی ان ہتھکنڈوں سے باخبر ہوں۔

زوردار طریقہ سے توجہ حاصل کرنے کی مہارت حاصل کریں، اسکی تربیت لیں اور مشاورت کریں۔

ایک واضح اور مدلل بات کو اگر زوردار طریقہ سے بیان کیا جائے تو دوسرے سننے پر مجبور ہونگے۔

مردوں کے ابتدائی رویوں سے مایوس نہ ہوں۔ تبدیلی آنے میں کچھ وقت تو لگتا ہی ہے۔

4:۔ خواتین کو دوہری سزا دینا

آپ جتنی بھی کوشش کرلیں پھر بھی آپ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا جائے گا، اس کو ہم دوہری سزا دینا کہہ سکتے ہیں۔ اس طرح آپ کی اہمیت و محنت کو رد کیا جاتا ہے۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ عورتوں کو تو اپنے گھر ہی کی پڑی رہتی ہے، وہ اپنے بچوں اور خاوند کے کاموں سے ہی فارغ نہیں ہوتیں، اس طرح کے منفی رویوں سے عورتوں کو اذیت کا شکار کیا جاتا ہے نتیجتاً وہ اپنی ہی نظر سے گر جاتی ہیں۔

مردوں کو اس بات کا احساس دلانے کی شدید ضرورت ہے کہ خواتین ان کے برعکس دو دنیاؤں کی خدمت کر رہی ہیں۔ وہ گھریلو امور سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ بچوں کو پالتی ہیں اور دوسری طرف وہ کمیونٹی اور سماج سدھارنے کے لئے بھی کوشاں ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مرد بھی گھروں میں خواتین کے روایتی کاموں میں برابر کے شریک ہوں۔ آپ سب کو اور سب مردوں کو بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ گھروں کے کام کاج میں خواتین کا ہاتھ نہیں بٹاتے۔ خواتین کی بحیثیت مجموعی سماج میں خدمات یقیناً مردوں سے زیادہ ہیں۔ اخلاقی برتری عورت کی طاقت ہے اور اس کا احساس مردوں کو دلانا اشد ضروری ہے۔ ایسی صورت حال سے بچنے کے لیے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں۔

غلط باتوں کو رد کرنا اور ان پر انکار سیکھیں۔

اپنے گھر کے مردوں خصوصاً باپ، بھائی اور خاوند پر واضح کریں کہ سیاسی کام کرنا آپ کا حق ہے اور اسے اس ضمن میں ان کی ضرورت ہے۔

5:۔ شرم وحیا کی ندامت کا بوجھ

مردانہ غلبہ قائم رکھنے کا یہ طریقہ اکثر استعمال کیا جاتا ہے اور اس سے خواتین خود کو اپنی ہی نظروں میں حقیر تصور کرنے

لگتی ہیں۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ عورت خود ہی اس سلوک کی ذمہ دار ہے۔ نتیجتاً وہ اپنے آپ کو ہی برا اور کمتر محسوس کرنے لگتی ہے۔ اس کا اپنے اوپر اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ خواتین کو اپنے اوپر بھرپور اعتماد قائم رکھنا چاہیے اور مردوں کے ایسے رویّوں کو مسترد کرنے کی صلاحیت کو بڑھانا چاہیئے۔

چند مددگار اشارے

خواتین کو اجتماعی طور پر ایسے رویّوں کا تجزیہ کرنا چاہیے۔
جماعت یا کونسل کے اندر تمام خواتین کو ایسے رویّوں کے خلاف احتجاج کرنا چاہیے۔
اگر کسی خاتون کو نشانہ بنایا جا رہا ہے تو دوسری خواتین کو اس پر ناراضگی اور غصے کا اظہار کرنا چاہیے۔
ایسے رویّوں کے حامل مردوں کو مکمل صورتحال اور اپنے نقطۂ نظر سے مدلل طریقے سے آگاہ کرنا چاہئے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

- آرٹیکل 51 اور 106 عورتوں کو قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبروں کو چننے کے لئے ووٹ دینے کا حق ہے۔
- آرٹیکل 62, 63, 113 عورتیں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی ممبر منتخب ہو سکتی ہیں۔
- آرٹیکل 91 عورت وزیراعظم بن سکتی ہے۔
- آرٹیکل 41 عورت صدر بن سکتی ہے۔
- آرٹیکل 52, 60, 108 عورتیں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور سینٹ کی چیئرپرسن اور ڈپٹی چیئرپرسن منتخب ہو سکتی ہیں۔
- آرٹیکل 92,93,101,130,132 عورتیں وفاقی وزیر، وزیرمملکت، مشیر، صوبائی گورنر، وزیراعلیٰ یا صوبائی وزیر منتخب ہو سکتی ہیں۔
-

آرٹیکل 34 قومی زندگی کے تمام شعبوں میں عورتوں کی شرکت کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔ اسے یقینی بنانے کیلئے عورتوں کی سیاست میں مؤثر شرکت اور نمائندگی بہت ضروری ہے۔
عورتوں کو بہت کم وزیر بنایا جاتا ہے۔ اگر انہیں وزیر یا مشیر بنا بھی دیا جائے تو انہیں صحت، تعلیم یا سوشل ویلفیئر کے محکمے دیے جاتے ہیں حالانکہ عورتیں باقی شعبوں کو بھی با آسانی سنبھال سکتی ہیں۔

BlueVeins®
(Women Welfare & Relief Services)

(N.W.F.P) PAKISTAN.
blueveins@brain.net.pk